السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(قبرستان مسمار کرکے اس میں کھیتی باڑی کرنا، فروٹ کے درخت لگانا یا مکان بنانا کیسا ہے؟ اس کھیت کی آمدن اور مکان میں قرآن پڑھنے یا نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ (محمود الحسن سلیم، سکردو، بلتستان) (۱۱ جون ۱۹۹۹ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل اسلام کے قبرستان کو مسمار کرکے اس کی جگہ کھیتی باڑی یا فروٹ کے درخت لگانا یا مکان تعمیر کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کی توہین اور اکرامِ مسلم کے منافی فعل ہے۔ ہاں البتہ مشرکین کی قبروں کو اکھاڑا جا سکتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ باب منعقد کیا ہے:

'بَابٌ: ہَل تُنبَشُ قُبُورُ مُشرِکِی الجَاہِلِیَّةِ، وَیُتَّخَذُ مَکَانُہَا مَسَاجِدَ'

''جس سے مقصود یہ ہے کہ مشرکوں کی قبریں مسمار کرکے وہاں مسجد تعمیر کرنا جائز ہے۔''

پھر اس واقعہ سے استدلال کیا ہے جس میں ہے کہ مسجد نبوی کو مشرکوں کی قبور کی جگہ بنایا گیا تھا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'(أَیْ دُونَ غَیرِہَا مِن قُبُورِ الأَنبِیَاءِ وَأَتبَاعِہِم لِمَا فِی ذٰلِکَ مِنَ الإِہَانَةِ لَہُم بِخِلَافِ المُشرِکِینَ فَإِنَّہُم لَا حُرمَةَ لَہُم۔' (۱/۲۴ھ'

''یعنی مشرکوں کی قبروں کو مسمار کرنا جائز ہے اس لیے کہ ان کی کوئی عزت نہیں لیکن انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں کی قبریں مسمار کرنا ناجائز ہے کیونکہ اس میں ان کی توہین ہے۔ حنفی فقہ میں ہے:''

'سئل القاضی الامام شمس الائمة محمود الاوزجندی عن المقبرة فی القری اذا اندرست ولم یبق فیہا اثر الموتی لا العظم ولا غیرہ ہل یجوز زرعہا واستغلالہا قال لا ولہا حکم المقبرة کذا فی المحیط فلو کان فیہا حشیش یحش ویرسل الدوابُ فیہا کذا فی البحر الرائق۔' (عالمگیری)۔

ماحصل اس کا یہ ہے کہ بے نشان قبرستان میں کھیتی باڑی کرنا ناجائز ہے کیونکہ یہ قبرستان کے حکم میں ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ ایسی جگہ کو اپنی اصلی حالت میں بدل دیا جائے اور اگر کوئی ایسی صورت پیدا نہ ہوسکے پھر اس کی آمدنی اوقاف میں صرف کردی جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 197

محدث فتویٰ